Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب وقت ہے کہ اسلام کے غلبہ کو قریب تر لانے کے لئے انتہائی قربانی دے دی جائے

جوں جوں غلبۂ اسلام کی صدی قریب آ رہی ہے ہماری ذمہ واریاں بڑھتی جا رہی ہیں

اکسٹھویں مجلس مشاورت کے افتتاحی اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطاب

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے ماحول میں پاکستان کے کونے کونے سے آئے ہوئے نمائندوں کی شمولیت

ربوہ ۲۸ امان (مارچ) امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اب وقت ہے کہ عالمگیر غلبۂ اسلام کو قریب تر لانے کے لئے انتہائی قربانی دے دی جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج یہاں تیسرے پہر ایوانِ محمود میں جماعت احمدیہ کی اکسٹھویں مجلس مشاورت کے افتتاحی اجلاس سے خطاب فرما رہے تھے۔ یہ مجلس مشاورت جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار یعنی ۲۸-۲۹-۳۰ مارچ ۱۹۸۰ء کو جاری رہے گی۔ اور اس میں پاکستان کے کونے کونے سے آئے ہوئے نمائندگان شرکت کر رہے ہیں جن کو اس مقصد کے لئے احباب جماعت نے منتخب کر کے بھیجا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ غلبۂ اسلام کی صدی جتنی قریب آ رہی ہے اتنی ہی ہماری ذمہ واریاں بڑھ رہی ہیں اور کام زیادہ مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ حضور نے فرمایا مگر اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ہم پر اللہ تعالےٰ کے افضال بھی پہلے سے زیادہ نازل ہو رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی کے دل میں یہ احساس ہونا چاہئے کہ اسلام کے غالب آنے کا وقت قریب تر آ رہا ہے۔ اور ہماری کسی غفلت کی وجہ سے اس کام میں روک پیدا نہیں ہونی چاہئے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم جو آخری حدِ امکان ہے اس کے مطابق قربانی پیش کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اس احساس کا فقدان نہیں ہونا چاہئے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا پورا احساس نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا میں اتنی بڑی بات ہو رہی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دین

(باقی دیکھیں صہ ۸ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سوموار

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ — ۱۳ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ ۔ ۳۱ امان ۱۳۵۹ ہش ۔ ۳۱ مارچ ۱۹۸۰ء — نمبر ۷۴

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۳۰ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی۔ ضعف ہے اور قارورہ میں انفکشن ابھی ہے"

جملہ احباب جماعت انتہائی توجہ اور درد دل سے شافی مطلق مولا کریم کے حضور عاجزانہ دعائیں جاری رکھیں کہ وہ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ الودود کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آپ کے عظیم مقاصد دینیہ میں آپ کو فائز المرامی بخشے۔ اور ہر آن اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے۔ آمین

- حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت اچھی ہے مگر بلڈ پریشر ابھی زیادہ چل رہا ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ خدا تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

خریداران الفضل لازمی چندہ جات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ناسازیٔ طبع کے باوجود مجلس مشاورت کے اجلاس میں حضور کی شمولیت

باقی کارروائی کے دوران حضور ملحقہ گیسٹ ہاؤس میں تشریف فرما رہیں گے

حضور کی زبانِ مبارک سے انفکشن کے حملے اور بیماری کی تفصیل روداد

ربوہ ۲۸ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناسازیٔ طبع کے باعث آج یہاں مجلس مشاورت کے افتتاحی اجلاس میں مختصر سا خطاب فرمایا جو اٹھارہ منٹ جاری رہا۔ بعد ازاں حضور اپنی جگہ پر محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر ضلع فیصل آباد کو مقرر فرما کر ڈاکٹری ہدایت کے پیش نظر واپس تشریف لے گئے اور بقیہ کارروائی محترم شیخ صاحب موصوف کی صدارت میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے معاون کے طور پر حضور نے امیر ضلع لاہور محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب کو مقرر فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج اپنے خطاب کے آغاز میں اپنی صحت کے متعلق تفصیل سے بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا گزشتہ منگل اور بدھ کی درمیانی شب مجھ پر انفکشن کا خاصا بڑا حملہ ہوا اور صبح کے وقت یہ حالت تھی کہ اندرونی جسم بخار کی وجہ سے کانپ رہا تھا

(باقی دیکھیں صہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر ۔ سید ... مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۲ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ
۳۱ امان ۱۳۵۹ ہش

عظیم الشان برکات و ثمرات کا سرچشمہ

گزشتہ شمارہ میں ہم نے قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی رُو سے حقیقی توبہ کی دو لازمی شرائط یعنی ترکِ شر اور مسابقت الی الخیرات کا ذکر کر کے اس کے عظیم الشان ثمرات کی طرف اشارہ کیا تھا اور بتایا تھا کہ جب کوئی بندہ خالص اور حقیقی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس فعل سے بہت خوش ہوتا ہے اتنا خوش کہ وہ خود اپنے اُس بندہ سے محبت کرنے لگتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فرشتے ایسے بندہ کے حق میں بخشش اور رفع درجات کے لئے دعائیں کرتے ہیں جو جناب الٰہی میں مقبول ہو کر اس کو فوزِ عظیم سے ہمکنار کرنے کا موجب بنتی ہیں۔

جہاں تک حقیقی توبہ کرنے والوں سے خدا تعالیٰ کے خوش ہونے کا تعلق ہے سو وہ قرآن مجید کی ایک آیت میں مذکور اس امر سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو عطا کئے جانے والے اس سب سے بڑے انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝

(البقرہ آیت ۲۲۳)

ترجمہ:- اللہ ان سے جو (خالص اور حقیقی) توبہ کرتے ہیں یقیناً محبت کرتا ہے اور (ظاہری و باطنی) صفائی رکھنے والوں سے بھی یقیناً محبت کرتا ہے۔

توبہ کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کے از حد خوش ہونے اور اُن سے محبت کرنے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی متعدد احادیث میں ذکر کیا ہے اور مثالیں دے دے کر واضح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندوں سے کس قدر خوش ہوتا ہے۔ چنانچہ خادمِ رسولؐ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَدْ اَضَلَّهٗ فِيْ اَرْضٍ فَلَاةٍ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِيْ ظِلِّهَا وَقَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ، اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ -

(بخاری کتاب الدعوات)

ترجمہ:- اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اُس آدمی کو بھی نہیں ہوتی ہوگی جسے جنگل بیابان میں کھانے پینے کی چیزوں سے لدا ہوا اُونٹ اچانک مل جائے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اُس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کو یہ حادثہ پیش آیا کہ جنگل بیابان میں اس کی اونٹنی گم ہوگئی حالانکہ اسی پر اس کا کھانا اور پانی سب سامان لدا ہوا تھا۔ وہ بہت گھبرایا اور اِدھر اُدھر اسی کی تلاش سے مایوس ہو کر شدّتِ غم کی وجہ سے ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا اور اسی گھبراہٹ میں اس کی آنکھ لگ گئی۔ اچانک اس کی آنکھ جو کھلی تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی اونٹنی اس کے پاس کھڑی ہے۔ وہ خوشی سے اُچھل پڑا اُونٹنی کی نکیل پکڑی اور خوشی کے عالم میں اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ اے میرے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب۔ یعنی خوشی میں دیوانہ ہو کر وہ اُلٹ کہہ گیا۔

اس نہایت ہی برمحل اور لطیف مثال سے واضح ہے کہ جب کوئی بندہ سچی توبہ کر کے ہر قسم کے گناہوں سے بکلّی کنارہ کش ہو کر ہمہ تن اپنے خدا کے حضور جھک جاتا ہے اور پھر اُسی کا ہو کر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے لگتا ہے تو اپنے بندے کی اس قلب ماہیت پر اللہ تعالیٰ کو بے انتہا خوشی ہوتی ہے۔ پھر وہ اُس بندے سے کیوں محبت نہ کرے وہ تو اس کا دوست بن جاتا ہے۔ اور ہر قدم میں اس کا معین و مددگار ہوتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک اور حدیث کی رُو سے جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے) فرمایا:-

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ وَاِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهٗ ذَنْبٌ ثُمَّ تَلَا - اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ - (قشیریہ باب التوبۃ)

ترجمہ:- گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بدنتائج سے اللہ تعالیٰ اُسے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ سچی اور حقیقی توبہ کر کے اپنی ہستی پر انقلاب وارد کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کے محبت کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا شخص خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے اور وہ شیطان کے حملوں سے بکلّی محفوظ ہو جاتا ہے اُس کے لئے گناہ کے محرکات یکسر بے اثر ہو کر رہ جاتے ہیں۔ پھر اُس سے ہمیشہ نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں اور وہ حسب استعداد نیکیوں میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی جناب میں اُس کے درجات بلند ہونے لگتے ہیں۔ ظاہر ہے انسان کی اس سے بڑی خوش بختی کیا ہو سکتی ہے کہ وہ شیطان کے حملوں سے بکلّی محفوظ ہو کر خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجائے۔ بڑھ چڑھ کر نیکیاں بجا لانے کی اسے توفیق ملتی چلی جائے اور اُس کے درجات بلند ہونے لگیں۔

پھر ایک اور بہت بڑی خوش نصیبی سچی اور حقیقی توبہ کرنے والوں کے حصّہ میں یہ آتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے مقرب فرشتے نہ صرف ان کے لئے بلکہ ان کے آباء و اجداد اور اور ان کی آئندہ نسلوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں ان پر برکات کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المؤمن کی آیات ۸ تا ۱۰ میں اپنے اُن مقرب فرشتوں کی جنہوں نے عرشِ الٰہی کو اٹھایا ہوا ہے۔ بعض دعاؤں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے ایک دعا کا تعلق حقیقی توبہ کرنے والوں سے ہے اور وہ یہ ہے:-

فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

(المؤمن آیات ۸ تا ۱۰)

ترجمہ:- پس (اے ہمارے رب!) تو توبہ کرنے والوں کو اور اپنے راستہ پر چلنے والوں کو معاف فرما اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے اور اے ہمارے رب ان کو اور ان کے باپ دادوں اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں اُن کو بھی دائمی جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ تو غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔ اور تو ان کو تمام تکلیفوں سے بچا اور جس کو تو اُن تکلیفوں سے محفوظ رکھے تو یقیناً تو نے اس پر رحم کیا اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

اسی لئے تو امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خالص اور حقیقی توبہ کو عظیم الشان برکات و ثمرات کا سرچشمہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:-

"یقیناً جانو کہ توبہ میں بڑے بڑے ثمرات ہیں۔ یہ برکات کا سرچشمہ ہے۔ درحقیقت اولیاء اور صلحاء یہی لوگ ہوتے ہیں جو توبہ کرتے اور پھر اس پر مضبوط ہو جاتے ہیں۔ وہ گناہ سے دُور اور خدا سے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ کامل توبہ کرنے والا شخص ہی ولی، قطب اور غوث کہلا سکتا ہے۔ اسی حالت میں وہ خدا کا محبوب بنتا ہے۔ اس کے بعد بلائیں اور مصائب جو انسان کے واسطے مقدر ہوتے ہیں ٹل جاتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۹۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر قسط نمبر ۲۰

سمندر اور قرآن حکیم

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم ایس سی ربوہ)

سمندر اور معدنیات

سمندر سطح زمین کے چودہ کروڑ مربع میل رقبے پر محیط ہے یعنی کرۂ ارض کا تقریباً تین چوتھائی حصہ زیر آب ہے۔ اس کی یہ وسعت ہی اپنی ذات میں ایک امتیازی رنگ رکھتی ہے لیکن اس کے علاوہ انسانی اور حیوانی زندگی پر نہایت گہرا اور ہمہ گیر اثر رکھتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے خشکی پر پائی جانے والی ساری رونق ایک لحاظ سے اسی کی بدولت ہے اگر بارشیں نہ ہوں تو خشکی کے خطے ویران اور بنجر بن جائیں پھر مختلف مقامات پر حرارت کا تعین اور موسم کی کیفیت بھی سمندر کی ہی رہین منت ہے۔ جس طرح وہ غذا کا ایک نہ ختم ہونے والا ذخیرہ ہے اسی طرح کئی اور چیزوں بالخصوص معدنیات کا بہت بڑا خزینہ ہے بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ وہ دنیا میں معدنیات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ دریاؤں ہواؤں اور دوسرے ذرائع سے اس میں ہر سال ۶ ارب ٹن معدنی اور نامیاتی مادوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اس وقت سمندر کی معدنی دولت کا جو اندازہ لگایا گیا ہے اس کے مطابق اس میں ۴ لاکھ ۸۰ ہزار کھرب ٹن نمک، ۱۵ ارب ٹن تانبا، ۷ کھرب ٹن یوران ۱۵ ارب ٹن منگنیز، ۲۰ ارب ٹن یورینیم، ۵۰ کروڑ ٹن چاندی اور ایک کروڑ ٹن سونا موجود ہے۔ اس دولت سے بے انتہا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ اندازے تو اب بیسویں صدی کے ہیں۔ لیکن قرآن کریم نے ان کی طرف چودہ سو سال قبل کئی آیات میں اشارہ فرمایا تھا جیسا کہ سورۃ الجاثیہ میں فرمایا ہے:

اَللّٰہُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَکُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْکُ فِیْہِ بِاَمْرِہٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ۔

اللہ وہی ہے جس نے سمندر کو تمہاری خدمت پر لگایا ہوا ہے تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ تم ان کے ذریعہ اس کے فضل کو تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔ پھر ایک اور جگہ فرمایا۔

وَالْفُلْکِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ ...... ان کشتیوں میں بھی نشانات ہیں جو انسانوں کو نفع دینے والی چیزیں لے کر سمندر میں چلتی ہیں ...... یہ نفع دینے والی چیزوں میں جہاں سامان تجارت شامل ہے وہاں وہ اشیاء بھی شامل ہیں جو سمندر سے حاصل کی جاتی ہیں خود سمندر کی دولت اور نعمت سے انسان اپنی محنت اور جستجو اور اپنی کاوش کے مطابق بے اندازہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس دولت کی کسی قدر تفصیل اس جگہ خالی از فائدہ نہ ہوگی۔

نمک:۔ معدنیات کی شکل میں جو نعمتیں سمندر میں موجود ہیں ان میں سے سب سے اہم نمک ہے خوردنی نمک ہماری غذا کا ایک اہم جزو ہے۔ دنیا میں خوردنی نمک کی کھپت اندازاً ۱۰ کروڑ من سالانہ سے زیادہ ہے۔ ہر شخص اوسطاً ۹۔۱۰ سیر نمک سالانہ استعمال کرتا ہے۔ علاوہ اس کے کہ یہ نمک غذا کو خوش ذائقہ بناتا ہے۔ یہ ہمیں دل کے دورہ اور ضربۃ الشمس یعنی ہیٹ سٹروک سے محفوظ رکھتا ہے۔ امریکہ میں جو لوگ بھٹیوں میں کام کرتے ہیں انہیں لازماً نمک کی گولیاں استعمال کرائی جاتی ہیں۔ روس میں بھی گرم فیکٹریوں میں کام کرنے والوں کو نمک کا پانی دیا جاتا ہے۔ نمک کی کمی انسان کے جسم میں اینٹھن یا کھچاؤ کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ نمک نہ صرف انسانی غذا کا جزو ہے بلکہ کئی صنعتوں بالخصوص کیمیائی صنعتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ تیزاب، قلیاں اور کئی دوسرے نمک حاصل کئے جاتے ہیں۔ پھر وہ چربیوں اور تیل کو دور کرنے اور صابن بنانے میں کام آتا ہے۔ کھالوں، گوشت، مچھلی اور پرندوں کو محفوظ رکھنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ ایک حد تک زراعت میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جس زمین میں چقندر اگائے گئے ہوں اس پر اگر فی ایکڑ ۷ سے ۱۰ من پسا ہوا نمک چھڑک دیا جائے تو شکر کی مقدار میں معتدبہ اضافہ ہو جاتا ہے سمندر کے ہر مکعب میل پانی میں چودہ کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن نمک موجود ہوتا ہے۔ سمندر سے حاصل کئے گئے نمک کا تقریباً ۷۸ فیصد حصہ خوردنی نمک پر مشتمل ہوتا ہے سینکڑوں ہزاروں سال سے انسان سمندر کے پانی کو عمل تبخیر کے ذریعہ اڑا کر اس میں سے خوردنی نمک حاصل کرتا چلا آیا ہے۔ آج بھی اس طریق پر خلیج فارس، چین، جاپان، امریکہ، فرانس، اٹلی اور دوسرے ممالک میں تیار کیا جاتا ہے۔ جو نمک دنیا میں استعمال ہوتا ہے اس کا بڑا حصہ سمندر ہی سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ہر شخص پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ بخوبی جانتا ہے کہ نمک خدا کی ایک بڑی نعمت ہے۔ انسان اگر ۴۰ دن تک نمک استعمال نہ کرے تو اس کے خون میں کافی زہر پیدا ہو جاتا ہے۔

میگنیشیم:۔ انیسویں صدی کے اختتام تک میگنیشیم کا استعمال زیادہ تر عکاسی میں ہوتا تھا۔ اس کے پوڈر یا سفوف کو جلانے سے جو تیز روشنی پیدا ہوتی ہے اس سے رات کے وقت تصاویر بخوبی لی جا سکتی ہیں۔ پہلی جنگ عظیم میں اس دھات کو اس کے ہلکے ہونے کے باعث ایئر شپ (AIR SHIP) زیپلن کی تیاری میں استعمال کیا جانے لگا۔ آج کل ہوائی جہازوں کی تیاری میں بھرتیں استعمال ہوتی ہیں ان میں یہ دھات بھی بطور ایک جزو کے شامل ہوتی ہے۔ اس دھات کے استعمال سے بھرتوں کے وزن میں ایلومینیم کے مقابلہ میں ۲۰ تا ۳۰ فیصد اور فولاد کے مقابلہ میں ۵۰ تا ۷۵ فیصد کمی واقع ہوتی ہے۔ اغراض جنگ کے لئے اس کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے ہوتا ہے کہ ۱۹۳۷ء میں اس کی کل پیداوار ۲۰ ہزار ٹن تھی لیکن ۱۹۴۳ء میں یہ بڑھ کر ۲ لاکھ ۵۰ ہزار ٹن ہو گئی۔ اس میں سے ۴۲ ہزار ٹن میگنیشیم سمندر کے پانی سے حاصل کیا گیا۔ سمندر کے ایک مکعب میل میں ۵۴ لاکھ میگنیشیم موجود ہوتا ہے یہ مقدار ساری دنیا کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کئی سال تک کافی ہے۔

برومین:۔ برومین ایک نارنجی سرخ رنگ کی مائع ہے جس میں سے بخارات اور زہریلا دخان اٹھتا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سمندر میں اس کی مقدار ۰۰۰۸ء۰ فیصد (یعنی ۸ حصہ فی لاکھ) سے زیادہ نہیں یا یوں سمجھئے کہ ۱۲ ہزار حصہ پانی میں سے صرف ایک حصہ برومین ہے لیکن چونکہ معدنیات سے اس مائع کے حصول میں بہت سی مشکلات ہیں اس لئے دنیا میں جس قدر برومین تیار ہوتی ہے اس کی ۸۰ فیصد سے زائد مقدار سمندر ہی سے حاصل کی جاتی ہے۔ ۱۹۴۰ء میں تیار کی جانے والی مائع کی مقدار ۳۰ ہزار ٹن تھی۔ یہ عنصر دواسازی، فوٹوگرافی، رنگ سازی اور آگ بجھانے والے سامان میں تھوڑی تھوڑی مقدار میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کا اہم استعمال موٹر ٹرانسپورٹ اور اندرونی احتراقی انجنوں میں ہوتا ہے۔

پیٹرولیم:۔ ۱۹۵۰ء سے پیٹرولیم سمندر کے پیندے سے حاصل کیا جا رہا ہے۔ تیل کے ماہرین کا خیال ہے کہ ساحل کے قریب سمندروں میں جو ذخائر موجود ہیں ان سے ۱۲ ارب بیرل تیل اور ۴۰ کھرب مکعب فٹ قدرتی گیس حاصل کی جا سکتی ہے۔ ان زیر آب ذخائر سے تیل حاصل کرنا بہت مہنگا پڑتا ہے اور اس میں محنت بھی بہت صرف ہوتی ہے سمندر کے پیندے میں سوراخ کرنے والی مشینیں اور دوسرا سامان لگانے کے لئے جو مچان تیار کئے جاتے ہیں وہ پیندے سے شروع ہو کر سطح آب سے تقریباً ۵۰ فٹ بلند ہوتے ہیں۔ ان کی بلندی ۵۰۰ فٹ سے زیادہ بھی ہوتی ہے۔ ہر مچان پر ایک کروڑ سے ۲ کروڑ روپے تک خرچ آتا ہے۔ بعض دفعہ تیل حاصل کرنے کے لئے پیندے میں سینکڑوں فٹ گہرا سوراخ کرنا پڑتا ہے۔ ان تمام دقتوں کے باوجود دنیا کے کئی مقامات پر اس زیر آب ذخیرہ سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔ ان اشیاء میں سے جو سمندر میں موجود ہیں صرف چار یعنی برومین، میگنیشیم، خوردنی نمک اور پیٹرولیم ایسی ہیں جو صنعتی پیمانے پر حاصل کی جا رہی ہیں۔ باقی اشیاء تجربہ خانہ میں تو تیار کی جا سکتی ہیں مگر صنعتی پیمانے پر ان کی تیاری سردست نفع بخش نہیں۔ ممکن ہے آئندہ ایسے طریق دریافت ہو جائیں جن کے ذریعہ ان چیزوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے استفادہ قابل عمل ہو جائے۔

سمندر کے پانی کے علاوہ اس کے پیندے پر بھی معدنی دولت کے بڑے ذخائر پڑے ہوئے ہیں۔ بین الاقوامی ارضی طبیعی سال یعنی ۵۸-۱۹۵۷ء کے دوران گہرے پانی میں جو کاوید گی اور زیر آب کھدائی نیز تصویر کشی کا کام کیا گیا اس سے پتہ لگا کہ سمندر کا پیندا بالخصوص مشرقی بحرالکاہل کا پیندا اپنے اندر منگنیز، تانبا، کوبالٹ اور نکل کے اتنے ذخائر رکھتا ہے جو خرچ کی موجودہ رفتار کے مطابق آئندہ دس لاکھ سال کے لئے کافی ہیں۔ یہ معدنیات سیاہ بھورے رنگ کی مسامدار ڈلیوں کی صورت میں بکھری پڑی ہیں۔ جب ان ڈلیوں کا تجزیہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان میں ۵۰ فیصد منگنیز اور ۲ فیصد کوبالٹ نکل اور تانبا موجود ہے۔ ابتداً یہ ڈلیاں بحرالکاہل، بحر اوقیانوس اور بحر ہند میں دیکھی گئیں لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ بحرالکاہل میں تو لاکھوں لاکھ مربع میل رقبہ میں بکھری پڑی ہیں۔ امریکہ میں جب منگنیز سے استفادہ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا اور تحقیقات شروع کی گئی تو معلوم ہوا کہ امریکہ کے مغربی ساحل کے پرے تقریباً ہر مربع فٹ جگہ پر ۵ سے ۷ پونڈ وزن کی ڈلیاں موجود ہیں۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ اگر ہر مربع فٹ پر ایک پونڈ وزن معدنی موجود ہو تب بھی وہ کافی سستی رہے گی۔

مشکل یہ ہے کہ یہ ذخائر تین میل کی گہرائی میں پڑے ہوئے ہیں اور وہاں سے ان کا نکالنا آسان نہیں ایک تجویز یہ ہے کہ جس طرح پانی سے بھری ہوئی کانوں سے پمپ کے ذریعہ پانی نکال دیا جاتا ہے اسی طرح کا ایک نظام بڑے پیمانہ پر قائم کیا جائے تاکہ ایک محدود رقبہ میں سے پانی کھینچ کر اس دولت کو حاصل کیا جا سکے۔

اگرچہ ان معادن کے حصول میں اس وقت بعض مشکلات اور رکاوٹیں حائل ہیں لیکن محنت اور تحقیق سے سائنس اور ٹکنالوجی کے اس دور میں بہت سی بظاہر ناممکن چیزیں ممکن ہو گئی ہیں۔ خدا نے اس دولت کو بنایا ہی اس غرض سے ہے کہ اس سے استفادہ کیا جائے جہاں تک مشکلات کا تعلق ہے در حقیقت ہر مشکل انسان کو ہمت عمل دیتی ہے اور بالآخر اس کے علم اور تجربہ میں اضافہ کا موجب ہوتی ہے۔

سمندر میں جو خزائن موجود ہیں ان میں سے چند کا مختصر تذکرہ یہاں کیا گیا ہے ابھی تو اس پوشیدہ دنیا میں ہم نے پہلا قدم رکھا ہے اور ہماری معلومات اس کے بارے میں بہت ناقص اور ادھوری ہیں۔ معلوم نہیں مستقبل میں کیا کچھ ظاہر ہو جو کچھ اب تک معلوم ہو چکا ہے اس کو دیکھ کر بھی انسان کا دل خدائے تعالیٰ کی عظمت اور اس کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ سائنسدان اس امر پر متفق ہیں کہ حیات کا آغاز سمندر سے ہوا ہے اور اب بھی جس قدر حیات روئے زمین پر پائی جاتی ہے خواہ وہ نباتی ہو یا حیوانی اس کے قیام اور بقا کا ذریعہ بھی یہی سمندر ہے۔

ان حقائق سے باخبر ہونے اور یہ جان لینے کے بعد کہ کس طرح بحر و بر انسان کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور کس طرح اس کی حیات و بقا کے لئے ایسے باریک در باریک انتظامات کئے گئے ہیں جن سے وہ ابھی پوری طرح متعارف بھی نہیں یقیناً اس کا دل شکر گذاری کے جذبات سے بھر جانا چاہیئے۔ اسی وجہ سے سمندر کی نعمتوں کے ذکر کے بعد فرمایا لعلکم تشکرون۔ تاکہ تم شکر گذار بندے بنو۔ وہ تمام امور جو سمندروں کے بارے میں بیان کئے گئے ہیں ایسی آیات بینات ہیں جو ہر سعید الفطرت انسان کو زبان حال سے پکار پکار کر کہتی ہیں کہ اس کائنات کا ایک خالق موجود ہے جو علیم و بصیر اور عزیز و حکیم ہے اور بے انتہا قدرتوں کا مالک ہے۔ اس کی ربوبیت کے جلوے سمندر کے قطرے قطرے میں موجود ہیں اور اس کی بلیغ حکمتیں اس کے ذرہ ذرہ سے عیاں ہیں۔

قرآن حکیم روحانی سمندر ہے

جس طرح ظاہری سمندر حفاظت تری اور بقائے حیات کا ذریعہ ہے اور اس سے موتی، مونگا اور قسم قسم کی زیبائش کی چیزیں نکالی جاتی ہیں اسی طرح قرآن کریم روحانی حیات و بقا اور روحانی حفاظت و ترقی کا ذریعہ ہے۔ جس طرح سمندر سے غذائیں اور معادن حاصل ہوتی ہیں اسی طرح قرآن کریم میں انسان کے لئے ایسا روحانی مائدہ تیار کیا گیا ہے جو گلنے سڑنے سے پاک ہے اور جس کے ختم ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں۔ وہ آج بھی ساری دنیا کے لئے کافی ہے اور رہتی دنیا تک تمام نسل انسانی کے لئے کام آتا رہے گا۔

اس میں وہ بے بہا موتی اور لعل و جواہر ہیں جن کی پہلے زمانوں میں نظیر نہیں پائی گئی۔ ظاہری سمندروں کے متعلق تو ہم کہہ دیا کرتے ہیں کہ ان کا کنارہ نہیں لیکن یہ تو شاعرانہ مبالغہ ہے کیونکہ یورپ سے چلیں تو امریکہ آ جاتا ہے اور امریکہ سے چلیں تو ایشیا میں پہنچ جاتے ہیں غرض پانی سے بھرے ہوئے یہ سمندر تو بہرحال محدود ہیں لیکن قرآن عظیم فی الحقیقت وہ بحر ناپیدا کنار ہے جس کی وسعتوں کی حد نہیں اور جس کی گہرائیوں کی کوئی انتہا نہیں۔

ہمارے آقا سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ کلام پاک نازل ہوا اور آپ کے صحابہؓ نے اپنے زمانہ میں اس عظیم کتاب، اس روحانی سمندر کے علوم و معارف بیان کئے۔ ان کے بعد پہلی صدی ہجری کے علماء نے اپنی اپنی بصیرت کے مطابق معانی بیان کئے اور تفاسیر لکھیں۔ پھر دوسری صدی کے غواصوں نے اس سمندر کی غواصی کی اور لعل و جواہر نکالے۔ پھر تیسری صدی آئی، پھر چوتھی یہاں تک کہ اب چودہ سو سال بیت گئے ہیں۔ ہر زمانہ میں ہمارے بزرگ اور خدا کے برگزیدہ نئے نئے موتی اور گوہر نکالتے رہے۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے اس دور میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضرورت زمانہ کے لحاظ سے قرآن کریم کی نہایت حسین اور دلوں کو شفا بخشنے والی تفسیر پیش کی ہے اور ایک مزہ لینے والے انداز میں قرآن کریم کے حسن کو اجاگر کیا ہے اور اس کے کتاب مبین ہونے کی شان کو خوب خوب ظاہر کیا ہے لیکن اس کے باوجود قرآن کریم جو خدا کا کلام ہے اور ازلی ابدی شریعت ہے اس کی ایک شان کتاب مکنون کے الفاظ میں بیان کی گئی ہے اور یہ شان بھی ہمیشہ جلوہ گر ہوتی رہے گی ہر زمانہ اور ہر دور میں ضرورت حقہ کے مطابق اس کے معارف و علوم ظاہر ہوتے رہیں گے۔ اور یہ سلسلہ یونہی قیامت تک جاری رہے گا۔ ایسا وقت کبھی نہیں آئے گا جب کہا جا سکے کہ اب قرآنی معارف و علوم ختم ہو گئے ہیں۔ یہ نہ نقلی ہے نہ خوش فہمی۔ گذشتہ چودہ سو سال کی تاریخ اس پر شاہد ناطق ہے۔ خود خدائے عزیز و حکیم جس نے اس کلام کو نازل کیا فرماتا ہے۔

ولو ان ما فی الارض من شجرة اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعة ابحر ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم

(لقمان ۲۸)

یعنی روئے زمین کے تمام درختوں کو کاٹ کاٹ کر قلمیں بنا دی جائیں اور سارے سمندر سیاہی بن جائیں اور پھر اور سات ایسے ہی سمندروں کا پانی شامل کر لیا جائے۔ اور ان قلموں اور اس سیاہی سے خدا کے کلام کے معانی و مطالب لکھے جائیں تو سب قلمیں گھس جائیں گی اور سب سیاہی خشک ہو جائے گی۔ مگر قرآنی علوم کا پھر بھی احاطہ نہ ہو سکے گا۔

ظاہر ہے کہ جس خدائے بزرگ و برتر نے انسان کی جسمانی فلاح و بہبود کا اس قدر اہتمام کیا ہے وہ اس کی روحانی ضروریات کو کس طرح نظر انداز کر سکتا تھا جس طرح جسمانی نعمتوں کا خزانہ سمندر ہے اسی طرح روحانی دنیا میں قرآن کریم وہ سمندر ہے جس میں روحانی ترقی کا وافر سامان موجود ہے۔ وہ روحانی علوم کا خزانہ اور روحانی زندگی کا سرچشمہ ہے۔ جو ہر اس شخص کو سیراب کرتا ہے جو دل سے اس کا جویاں ہے۔ جو اس کی گہرائیوں میں صدق و صفا کے ساتھ غوطے لگاتا ہے اس کی جھولی حقائق و معارف کے موتیوں سے اپنے ظرف، اپنی استعداد اور اپنی ہمت و کوشش کے مطابق بھرتی ہے۔ جو عاجزانہ راہیں اختیار کرتے ہوئے قدردانی اور شکر گذاری کے جذبہ سے جھکتا ہے وہ اس کی نعماء و برکتوں اور نور سے حصہ پاتا ہے سچ تو یہ ہے کہ انسان اس کے حسن و جمال کو بیان کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ اس کے علوم کا احاطہ کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے
بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے
کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لؤلوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰة والسلام علیٰ رسوله الکریم۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب گوندل محلہ دار العلوم غربی ربوہ کے کچھ بچے زیر تعلیم ہیں ان کی کامیابی کے لئے چوہدری صاحب موصوف نے قارئین الفضل سے دعا کی درخواست کی ہے اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو امتحانات میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ لاس اینجلز کیلیفورنیا (امریکہ) کے زیرِ اہتمام

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

مرتبہ مکرم عبدالرب انور محمود خان ابن محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب

سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور اوصافِ حمیدہ بیان کرنے کے لئے جماعتِ احمدیہ لاس اینجلز نے پہلی مرتبہ ایک پبلک جلسہ کا اہتمام کیا۔ جلسہ کے انعقاد سے قبل جلسہ کی اطلاع عام کا خاص اہتمام کیا گیا۔

ایک پبلک آڈیٹوریم کرایہ پر لیا گیا۔

۱۰۰۰ سے زائد اطلاع نامے طبع کرا کر آڈیٹوریم کے گرد و نواح میں تقسیم کئے گئے۔ شہر کے سب سے بڑے روزنامچے "لاس اینجلس ٹائمز" کی ۱۹ جنوری کی اشاعت میں ایک اشتہار مجلس خدام الاحمدیہ لاس اینجلس نے شائع کرایا۔ ۳۰ نیوز ایجنسیوں کے نامہ نگاروں کو دعوت نامے ارسال کئے گئے۔

سرکاری حکام کو بھی دعوت نامے ارسال کئے۔ متعدد گرجوں اور دیگر عبادت گاہوں کے نمائندگان کو بھی مدعو کیا گیا۔

۲۷ جنوری ایک بجے دوپہر جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو ملک مظفر احمد صاحب نے کی۔ بعد تلاوت ان آیات کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔

بعد ازاں رحمت جمالی صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ لاس اینجلس نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور مقررین کا تعارف کرایا۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امن عالم" کے موضوع پر پہلی تقریر خاکسار نے کی۔ ۳۵ منٹ کی اس تقریر میں خاکسار نے امن کا حقیقی تصور پیش کیا۔ قیام امن کے جملہ اجزائے ترکیبی بیان کیا اور یہ ثابت کیا کہ اخلاق الصادقین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات اس حقیقی امن کی حسین تصویر پیش کرتی ہے۔ اگر ایک طرف رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منبعِ امن (اللہ تعالیٰ) سے کمال تعلق استوار کیا تو دوسری طرف حقوق انسانی اور حقوقِ خدا کی ہمدردی کا بے مثال نمونہ پیش کیا۔ بانیٔ اسلام کی ساری تعلیم سراسر امن اور آشتی کا درس دیتی ہے۔

خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی شہرہ آفاق تصنیف احمدیت یعنی حقیقی اسلام* کے حوالوں سے بین الاقوامی تنازعات کو نمٹانے کے اصول پیش کئے۔

دوسری تقریر جو جلسہ کی روحِ رواں تھی۔ انچارج مشنری ویسٹ کوسٹ جناب مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے فرمائی۔ آپ نے ۵۵ منٹ کی مبسوط تقریر میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کو نہایت عمدہ رنگ میں پیش فرمایا اور بالخصوص دس امور میں اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پیش فرمائیں۔

آپ نے عورت کا مقام آزادیٔ ضمیر کے بارے میں اسلامی تعلیم ورثہ اور اقتصادی نظام کا خلاصہ۔ سود اور شراب کی ممانعت کی حکمت بنیادی اخلاق کے قیام اور بین الاقوامی بھائی چارہ کے بارے میں اسلامی ہدایات کا خلاصہ پیش کیا۔

جناب مولانا صاحب نے سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے متعدد واقعات اور آپ کے حسنِ اخلاق کی امثلہ حاضرین کے سامنے پیش کیں۔

آپ کی تقریر بہت مؤثر ثابت ہوئی اور اکثریت کے ازدیادِ علم کا باعث بنی۔

تقریر کے بعد سوال و جواب کا پروگرام تھا جو ایک گھنٹہ بیس منٹ جاری رہا یہ پروگرام جلسہ کا سب سے دلچسپ حصہ تھا۔ جس میں حاضرین نے بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا اور بے شمار سوالات کئے۔ اکثر سوالات اسلام اور عیسائیت کے موازنہ اور اسلامی تصور موجودہ تقاضوں اور علوم کے بارے میں مشتمل تھے۔ وقت زیادہ ہو رہا تھا پھر بھی حاضرین کے اصرار پر مولانا صاحب موصوف نے جملہ سوالات کے جوابات دیئے۔

آخر میں جماعت کی طرف سے ریفریشمنٹ کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبران نے کیا۔

جلسہ میں ۱۲۴ افراد شامل ہوئے جن میں سے صرف ۵۴ احمدی تھے اور ۷۰ غیر مسلم تھے جن میں عیسائی۔ سکھ۔ ہندو اور غیر از جماعت دوست شامل تھے۔

جلسہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا **

** ایک اور نامور اخبار ہیرلڈ اگزامینر (HERALD EXAMINER) کے نامہ نگار نے بھی شرکت کی جس کو کتاب "احمدیت حقیقی اسلام" اور مکرم مولانا صاحب کی تقریر کا مکمل متن دیا گیا۔ خدا تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور ساری دنیا کو اسلام اور احمدیت کے جھنڈے تلے …

دُعائے مغفرت

(۱) مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۸۰ء کو ہمارے پیارے ابا جان چوہدری محمد اکرم صاحب نے اچانک اس دار فانی سے دار آخرت کی طرف کوچ اختیار کیا۔ ہم سب افراد خاندان اتنے بڑے صدمے کے لئے تیار نہیں تھے۔ مگر ؎

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

والد صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ جوانی میں ہی نماز تہجد کے پابند تھے۔ نماز وقت پر ادا کرتے تھے۔ غریبوں کے ساتھ ہمدردی سے پیش آتے تھے۔ اور ان کی مدد کرتے تھے۔ ان کے لئے خود بھی دعا کرتے اور اپنے دوستوں کو دعا کے واسطے تحریک کرتے رہتے تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت انس رکھتے تھے اور ہم سب کو خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہتے تھے ہم سب بھائی حیدر آباد (لطیف آباد) سے ۲۸ جنوری ۱۹۸۰ء کو انہیں آخری آرام گاہ میں پہنچانے کے لئے ربوہ پہنچے۔ وہاں ہمارے تمام عزیز رشتہ دار اور دوست اور ہمارے گاؤں چھور چک ۱۱۷ کے تمام احمدی اور غیر از جماعت دوست چھوٹے اور بڑے اور مستورات بھی پہنچ گئے تھے۔ نماز ظہر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور نماز سے پہلے ہم سب سے تعزیت فرمائی۔ اور تقریباً ۲½ بجے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور بعد تدفین مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے دعا کرائی۔ ہم سب بھائی۔ بہنیں اور والدہ محترمہ۔ تمام عزیز رشتہ داروں۔ دوستوں اور تمام احباب جو کہ نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ اور ہمارے ساتھ تعزیت فرمائی اور ہمارے غموں کو ہلکا کیا کے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

ہم ان احباب کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جو ہمارے گھر حیدر آباد تشریف لائے اور پھر کراچی میں ہمارے گھر تعزیت کے لئے آئے۔ پھر ہماری والدہ محترمہ کو اور ہم سب کو الگ الگ افسوس کے خط لکھے۔ ہم سب کے جواب دے رہے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ ہمارے والد مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرما دیں کہ خدا تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ہم سب لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(چوہدری آفتاب احمد ولد چوہدری محمد اکرم صاحب مرحوم و برادران۔ کراچی)

(۲) میرا بڑا بیٹا عزیزم عبدالباسط انجنیئر مورخہ ۳۰-۱-۸۰ کی صبح پونے آٹھ بجے حرکت قلب بند ہونے سے ہمیں چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلیہ راجعون۔

عزیزم مرحوم کی عمر وفات کے وقت ۲۲½ سال کی تھی۔ مرحوم کی نماز جنازہ محترم میجر منظور احمد صاحب امیر مقامی ساہی وال نے پڑھائی اور تدفین مورخہ ۳۰-۱-۸۰ بوقت ۸½ بجے مقامی قبرستان میں ہوئی۔ تدفین کے بعد دعا محترم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب نے کرائی۔

مرحوم عبدالباسط کی وفات کے بعد بہت سے احباب جماعت۔ دوستوں۔ عزیزوں کی طرف سے تعزیت کے خطوط وصول ہوئے۔ میں ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ چونکہ فرداً فرداً میرے لئے جواب لکھنا ممکن نہیں اس لئے بذریعہ الفضل شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

(عبدالرحیم مجاہد سٹور کیپر دفتر ڈی۔ ایچ۔ او ساہی وال)

(۳) میرے نانا جان چوہدری رحمت علی صاحب ولد چوہدری شہاب الدین صاحب موضع مالو کے تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ مورخہ ۹ فروری ۱۹۸۰ء کو خالق حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۰

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرحوم بہت ہی مخلص احمدی تھے سلسلہ سے بے حد لگاؤ تھا۔ چندہ اور صدقات میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے انہوں نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں جو سب بفضلہ تعالیٰ شادی شدہ ہیں۔

(عالیہ عصمت کوثر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی کا شوقِ قربانی تو دیکھ

احمدی مستورات کی طرف سے بفضل خدا اشاعتِ اسلام کی نیت سے تعمیر مساجد کے لئے اپنے زیورات کی قربانی کے قابل قدر نمونے آئے دن مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں ہمارے ایک مخلص دوست مکرم ملک محمد حنیف صاحب (ریٹائرڈ مینیجر ملٹری فارم) محلہ دارالنصر غربی ربوہ کی صاحبزادی عزیزہ ریاض صالحہ نے اپنی وفات سے پہلے اپنا ایک زیور تعمیر مساجد کے لئے وقف کیا۔

عزیزہ اپنی علالت کے دوران صدقہ اور دعا کے لئے اپنے ابا جان کے ذریعہ کوشاں رہیں۔ آخر اللہ تعالیٰ کی مرضی پوری ہوئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

عزیزہ کی وفات کے بعد ان کے والد محترم نے مرحومہ کا پیش کردہ زیور فروخت کر کے مبلغ ۹۸۲/- روپے تعمیر مساجد میں جمع کروا رہے ہیں۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ ایسی دیندار اور اشاعتِ اسلام کی تڑپ رکھنے والی خاتون کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا کریں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ جملہ زخمی دلوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

؎ جب بلانے والا ہے سب سے پیارا، اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قرارداد تعزیت

ہم ممبران مجلس عاملہ امارت ضلع لاڑکانہ مکرم علی انور صاحب ابڑو امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاڑکانہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام حاصل ہو۔ آمین۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ دیندار اور فدائی اور خادم دین تھے۔ اسلام اور احمدیت کے لئے مالی قربانی دینے والے تھے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے۔ اور اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(اراکین مجلس عاملہ امارت و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع لاڑکانہ)

اعلانِ دارالقضاء

مکرم نصیر الدین صاحب گول چوک اوکاڑہ ضلع ساہیوال نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم میاں حمید الدین صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۲/۷ واقع محلہ دارالبرکات ربوہ رقبہ ایک کنال ہے۔ نصف والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ جنہیں پلاٹ مذکور میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) امۃ القدیر صاحبہ بیوہ، (۲) امین الدین صاحب (۳) عالیہ بشریٰ صاحبہ (۴) نعیم الدین صاحب (۵) شاہدہ صاحبہ (۶) نور بی صاحبہ۔ پسران و دختران

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ہٰذا میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ اباڑو ضلع سکھر

جماعت احمدیہ اباڑو کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۱-۳-۸۰ زیر صدارت مکرم قریشی عبد الرحمن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ اضلاع سکھر و جیکب آباد پرائیویٹ احاطہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم ناصر احمد صاحب مہار نے کی۔ اور نظم مبارک احمد صاحب بھٹی نے پڑھی۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے افتتاحی تقریر میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام دین کو زندہ کرنا اور شریعت کو قائم کرنا ہے اور حضور کے سچے متبعین کا بھی یہی کام ہے۔

احباب جماعت کو اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں۔ آپ کی تقریر کے بعد منشی غلام محمد صاحب نے نظم پڑھی اور مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر عالمانہ تقریر فرمائی۔ پھر مکرم رشید احمد صاحب نے وفات مسیحؑ اور مکرم غلام رسول صاحب نے سیرت النبی صلعم پر تقریر فرمائی پہلا اجلاس صاحب صدر کی تقریر پر ۱۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔ دوسرا اجلاس کھانے اور جمعہ کی نماز کے بعد ۲ بجے زیر صدارت مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم رفیق احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ کے خلافت کے متعلق اقتباسات سے تیار کر کے کی اس کے بعد مکرم قریشی عبد الرحمن صاحب نے "برکات خلافت" پر برجستہ تقریر فرمائی۔ مکرم محمد منیر صاحب نے خاتم النبیین کے مفہوم کو بیان کیا۔ ان کے بعد مکرم منیر احمد صاحب نے نظم پڑھی اور پھر مکرم مولانا غلام احمد صاحب نے تقریر فرمائی اور دعا پر جلسہ ۴ بجے اختتام پذیر ہوا اس موقع پر ایک سندھی دوست نے بیعت کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ اباڑو کے مرد و زن اور بچوں کے علاوہ جماعت احمدیہ سکھر، گوٹھ عنایت، ڈھرکی گدو، گوٹھ شہید ماڑو اور ڈنڈی کے احباب نے بھی شرکت کی۔ کھانے کا انتظام مقامی جماعت نے بہت کیا تھا۔

بیرونی جماعتوں کی متعدد مستورات بھی تشریف لائی تھیں جن کے لئے پردہ کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج مرتب فرمائے۔ آمین

(خاکسار رفیق احمد از اباڑو)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم مرزا گلزار حسین صاحب ریٹائرڈ سی جی او آرڈیننس مورخہ ۱۳ر فروری ۱۹۸۰ء کو بعارضہ قلب مختصر سی علالت کے بعد بعمر ۷۳ سال چکوال ضلع جہلم میں اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم دعاگو نماز اور تہجد کے پابند تھے۔ ۱۹۶۵ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد زیادہ وقت خدمت خلق میں گذارا۔

احباب جماعت مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرما دے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(مرزا خلیل احمد صاحب سوئٹزرلینڈ)

درخواستِ دعا

(۱) خاکسار کے بھائی مکرم محمد سلیم صاحب کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (رشید احمد ناصر کارکن بیت المال آمد ربوہ)

(۲) خاکسار کے بڑے بھائی شرف الدین صاحب اور والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ والدہ صاحبہ کی جسمانی کمزوری کی وجہ سے طبیعت خراب رہتی ہے نیز خاکسار کو کچھ کاروباری پریشانیاں ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام پریشانیوں سے نجات فرمائے۔ آمین۔

(محمد اسلم قمر سرجنٹ ریلوے روڈ ربوہ)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام: "دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں" (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۱۶)

مکرم محمد یونس بھٹی صاحب فیصل آباد ۱۰/۰۰ روپے
// ستری محمد یونس صاحب // ۱۰/۰۰ //
// معین الحق صاحب ربوہ ۱۰/۰۰ //
// سراج الدین صاحب محلہ دارالرحمت وسطی // ۵۰/۰۰ //
// شیخ رفیق احمد صاحب سرگودھا ۱۰۰/۰۰ //
// مسز شیریں انسہ احمد صاحب نالپور لطیف آباد حیدرآباد ۱۰۰/۰۰ //
// شیخ محمد عطاء القدوس صاحب خالد ابن شیخ محمد نسیم صاحب دنیاپور ملتان ۱۰/۰۰ //
مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔ ۲۰۰/۰۰ //
ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی ۵۰/۰۰ //
// بیگم چوہدری عبدالحمید صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۵۰/۰۰ //
مکرم منور احمد صاحب نیشنل آٹو نواب شاہ سندھ ۱۰/۰۰ //
// شیخ لطیف احمد چشمہ بیراج ضلع میانوالی از طرف
عبداللطیف صاحب ابن بیگم شیخ لطیف صاحب ۲۵/۰۰ //
// ڈاکٹر محمد زبیر صاحب میڈیکل پریکٹیشنر پارہ چنار ضلع کوہاٹ ۵۰/۰۰ //
مکرمہ مسز امۃ الحفیظ صاحبہ جہلم ۵۰/۰۰ //
مکرم طاہر ممتاز راولپنڈی ۱۰/۰۰ //
مکرمہ عنایت بیگم اہلیہ چوہدری نقیر اللہ صاحب سانگلہ ہل ۱۲۰/۰۰ //
// سیّدہ زہرہ حسین صاحبہ M.A.B.T ہیڈ مسٹرس مریم صدیقہ
// گرلز سکول لطیف آباد ۱۵۰/۰۰ //
// بلقیس ہمایوں بیگم صاحبہ گلشن اقبال کراچی [illegible]/۰۰ //
// بیگم سردار دوست محمد خان صاحب کوٹلی آزاد کشمیر ۱۰۰/۰۰ //
// مسز فاروقی صاحب گلبرگ لاہور ۹۹/۰۰ //
مکرم کی نذر محمد اسلم صاحب کراچی ۵۰/۰۰ //
مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب امیر ضلع وہاڑی ۱۰۰/۰۰ //
// صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ چوہدری جلال الدین صاحب وہاڑی ۵۰/۰۰ //
// لیڈی ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ قریشی M.B.B.S قریشی بلڈنگ
علامہ اقبال چوک سیالکوٹ ۵۰۰/۰۰ //
// خالدہ پروین صاحبہ پیپلز کالونی فیصل آباد ۲۰/۰۰ //
// بیگم صاحبہ چوہدری عبدالرحمن صاحب بہلولپوری ربوہ ۱۱/۰۰ //
مکرم لیفٹیننٹ کرنل جی۔ایم اقبال صاحب گلبرگ لاہور ۱۰/۰۰ //
// سیف اللہ خالد صاحب ملتان ۱۰/۰۰ //
مکرمہ سیّارہ حکمت صاحبہ ایم۔اے لیکچرار بوہڑ والا چوک لاہور ۱۰۰/۰۰ //
مکرم چوہدری محمد اصغر صاحب P.A.F چک خشک ضلع بدین ۱۵/۰۰ //
// احسن احمد صاحب ولد شیخ محمد وسیم صاحب دنیاپور ملتان ۱۰/۰۰ //
مکرمہ بیگم صاحبہ مرزا عزیز احمد صاحب دارالصدر ربوہ ۵۰/۰۰ //
// نعیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب گوجرخان راولپنڈی ۱۰/۰۰ //
مکرم عبدالحق صاحب الٰہی پارک عزیز روڈ مصری شاہ لاہور ۳۰/۰۰ //
مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ عزیز آباد کراچی ۲۰۰/۰۰ //
مکرم چوہدری اصغر صاحب P.A.F چک ملے کھوسکی ضلع بدین ۷۰/۰۰ //
مکرمہ روبینہ لطیف صاحبہ گلگشت کالونی ملتان ۱۰/۰۰ //
مکرم میجر محمد حنیف صاحب پنشنر دارالنصر غربی ربوہ ۱۰/۰۰ //
مکرمہ نعیمہ حیدر صاحبہ برائے والدہ صاحبہ مرحومہ بلقیس بیگم اہلیہ
مکرم میاں محمد شریف صاحب دارالصدر شمالی ربوہ ۲۵۰/۰۰ //
مکرمہ عزیزہ ساجدہ صاحبہ ربوہ ۵۰/۰۰ //
مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ زیورک و/ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ۱۰۰/۰۰ //

(باقی)

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

مورخہ ۸۰-۳-۷ بروز جمعہ عزیزی امۃ المتین بنت چوہدری غلام احمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور کا نکاح مکرم اعجاز منظور ابن ایم۔اے ظہور صاحب بھاٹی گیٹ لاہور سے مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے قبل نماز جمعہ مسجد دارالذکر لاہور میں پڑھایا۔

مورخہ ۸۰-۳-۹ بروز اتوار تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اور احمدیت کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(محمود احمد ظفر زعیم انصاراللہ حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور)

نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:۔

"جب رات اور دن ہم میں سے ہر شخص اس طرف متوجہ نہ ہو کہ ہمارا ہر فرد خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، بچہ ہو یا جوان نماز باقاعدگی کے ساتھ ادا کرے اور کوئی ایک نماز بھی نہ چھوڑے اُس وقت تک ہم کبھی بھی اپنے اندر جماعتی روحانیت قائم نہیں کر سکتے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکتے ہیں۔" (الفضل مورخہ ۷ مئی ۱۹۴۲ء)

(مرسلہ ناصر احمد چھٹہ ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر)

دعائے مغفرت

ہماری ہمشیرہ عزیزہ امۃ الحفیظ عمر ۳۴ سال بنت چوہدری نور احمد مرحوم کلیانپوری فیصل آباد اہلیہ محمد امین خالد کھرڑیانوالہ فیصل آباد حال مغربی جرمنی اچانک قضائے الٰہی سے جمعرات ۱۹، ۲۰ مارچ کی درمیانی شب کو وفات پا گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نے اپنی یادگار کے طور پر چار بچیاں اور ایک بچہ بعمر ۹ ماہ چھوڑے ہیں۔ مرحومہ ہماری اکلوتی بہن تھی۔

جمعرات کو بعد نماز ظہر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور افسوس کا اظہار بھی کیا۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

(صدیق احمد اندرون لوہاری گیٹ لاہور)

درخواستِ دعا

میری خالہ زاد بہن کا آنکھ کا اپریشن ہوا ہے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے مسز شوکت حیات مانگٹ ۳/۳ دارالبرکات ربوہ)

(۲) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کا چھوٹا اپریشن ہوا ہے۔

احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد کامل صحت دے کر نام والی زندگی دے نیز میری جملہ پریشانیوں کو خدا تعالیٰ دور فرمائے۔ آمین۔

ریاض احمد صدر حلقہ
مغلی آباد راولپنڈی۔

گوہانجنی کیور ❖ STYES CURE

کیپسول ۱ ـ ۲۰۰ پوٹینسی ❖ ۱/۵۰
کیپسول ۲ ـ ۱۰۰۰ // ❖ ۳/۰۰
کیپسول ۳ ـ ۱۰ ہزار پوٹینسی ❖ ۴/۵۰
کیپسول ۴ ـ ایک لاکھ پوٹینسی ❖ ۶/۰۰
۴ کیپسولز کا مکمل کورس ❖ ۱۵/۰۰
ڈاک خرچ و پیکنگ ❖ ۵/۰۰

ایک سو گیارہ کیورز (CURES) کا مفصل لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔
کیورز ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی)
رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ فون نمبر ۹۰/۶۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت کے اختتامی اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ

کا خطاب بقیہ صفحہ اول

دنیا بھر میں غالب رہا ہے اور اگر ہم محض چند ٹکوں کی کمی کی وجہ سے مالی لحاظ سے پیچھے رہ جائیں تو یہ بہت افسوس کی بات ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے اللہ تعالیٰ تو یہی کہے گا کہ ان کو اپنے پیسوں کی پڑی ہے میرے دین کی فکر نہیں۔

حضور نے احباب جماعت کو تلقین کی کہ وہ اس امر پر غور کریں کیونکہ انسان جب سوچتا ہے تو نئی نئی راہیں اس پر کھل جاتی ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے گوجرانوالہ کی جماعت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس جماعت نے حق بچانے کا ایک نیا طریق سوچا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر اس جماعت والے دوسری اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھے رہتے اور ان کا دماغ ادنیٰ باتوں سے آزاد نہ ہوتا تو یہ بات ان کے ذہن میں نہ آتی۔ حضور نے فرمایا کہ اس جماعت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جن کو اس بات کا احساس نہ ہوگا۔ اس لئے پہلی چیز اس وقت سوچنے کی یہ ہے کہ غلبہ اسلام کا وقت قریب ہے اور اس وقت انتہائی قربانی دے دینی چاہئے۔ اس کے لئے دنیا نمونہ مانگتی ہے دنیا کو نمونہ دیں۔ دنیا دلائل مانگتی ہے وہ ان کی زبان میں انہیں سمجھا کر دیں۔ اس کے لئے مربی اور مبلغ مانگتی ہے وہ مہیا کئے جائیں۔ جو کہ فدائی اور دعاگو ہوں۔ اس کے لئے دنیا نشان مانگتی ہے کہتی ہے کہ خدا نہیں ہے۔ خدائی کا ثبوت مہیا کرو۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ثبوت ہم نے مہیا نہیں کرنا۔ یہ خدا نے مہیا کرنا ہے۔ ہم دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھک کر مانگیں گے تو یہ آسمانی نشان اللہ تعالیٰ دے گا اور خدا کے دشمن کو بھی خدا کا پیار عطا ہوگا۔ حضور نے تلقین فرمائی کہ ہماری ساری فکر اور سوچ اسی محور کے گرد ہونی چاہیئے حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

اس سے قبل حضور نے مجلس شوریٰ میں نمائندگان بھیجنے کے طریق کار میں بعض خامیوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اضلاع کے لئے جو نمائندگان مقرر ہیں ان کی اندرونی تقسیم کی مجموعی اطلاع سیکرٹری شوریٰ کو بروقت نہیں ملتی۔ اس سے بعض الجھنیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ بعض اور بھی دشواریاں ہیں جن پر قابو پایا جانا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب سے قبل مجلس مشاورت کا اجلاس شروع ہونے کی دعا کروائی۔ دعا سے قبل اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کی۔

حضور ایدہ اللہ کی بیماری کی تفصیلی روداد بقیہ صفحہ اول

تھا حضور نے فرمایا اس سے قبل ۱۹۷۳ء میں اس قسم کا سخت حملہ ہوا تھا جو کہ آتا تو نہیں تھا اس سے کچھ پتہ چلتا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ قارورے اور خون میں انفکشن ہے۔ بدھ کی شام سے ڈاکٹروں نے اندازہ کر کے مجھے بیکٹیریا کو مارنے والی دوائی اینٹی بائیوٹک کافی مقدار میں دینی شروع کر دی اور کلچر اور SENSITIVITY TEST کئے۔ بدھ کی شام کو قارورہ فیصل آباد ٹیسٹ کے لئے بھیجا اور جمعرات کو لاہور بھیجا۔ فیصل آباد سے آج شام کو نتیجہ مل جائے گا اور لاہور کا نتیجہ ہفتے کو ملے گا۔ اس سے پتہ چلے گا کہ کونسی دوائی مؤثر رہے گی۔ اور اس دوران میں بڑی مقدار میں اینٹی بائیوٹک دوائیں کھا رہا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ بخار تو بیماری ضعف پیدا کرتی ہے اور کچھ دوائی اثر ڈالتی ہے اس لئے مجھے مشورہ دیا گیا تھا کہ کل تھوڑا عرصہ کے لئے مشاورت میں بیٹھوں حضور نے فرمایا کہ میں آ گیا ہوں اس لئے کہ میں رہ نہیں سکتا تھا آنے سے۔ آپ سے یہ مائیں لیتی ہیں اور آپ سے باتیں کرتی ہیں۔ اس لئے تھوڑی دیر بیٹھوں گا۔ حضور نے فرمایا کہ کل کے لئے بھی ہدایت ہے کہ زیادہ دیر نہ بیٹھوں کیونکہ گردے کی تکلیف ہے گردے میں انفکشن ہے اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے۔ کہ آپ میرا چہرہ تو نہیں دیکھ سکیں گے۔ لیکن میرے کان آپ کی آواز سنیں گے۔ حضور نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ خود کے ساتھ واقع گیسٹ ہاؤس میں تشریف رکھیں گے جہاں پر مجلس مشاورت کی کارروائی حضور تک پہنچائی جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ اس دوران جس وقت ضرورت ہوگی میں آجاؤں گا حضور نے فرمایا کہ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مسئلہ کو کامیاب کرے۔ اور مجھے بھی صحت دے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی
تجارت کو فروغ دیں۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۸۰ء بروز جمعہ کو میرے بیٹے عزیزم منصور احمد سولنگی کا نکاح ہمراہ عزیزہ روبینہ امۃ الوحید بنت میاں عبدالمالک صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ سے مبلغ ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر پر مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے مسجد نصرت دارالرحمت وسطی ربوہ میں پڑھا۔ عزیزم منصور احمد ماسٹر محمد بخش صاحب سولنگی کا پوتا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے موجب خیر و برکت بنائے اور موجب مثمر ثمرات حسنہ ہو۔

الحاج نذیر احمد سولنگی
۳/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے دوسرے بیٹے سید جنود احمد ضیاء اور عزیزہ عذرا جنود کو سات فروری بروز جمعرات پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام طلحہ جنود تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ مکرم حاجی سید جنود اللہ صاحب مرحوم ترکی کا پوتا۔ مکرم اعظم بیگ صاحب لاہور کا نواسہ اور میاں عبدالرحیم صاحب مالیر کوٹلہ کا پڑنواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

مسعودہ اختر ترکی نشیمن
سرگودھا

کراچی میں
حضرت حکیم نظام جان صاحب رح
کے فرزند اور جانشین
جناب حکیم عبدالحمید اعوان
۳ اپریل - تا - ۱۳ اپریل
مکان نمبر 929-C طارق روڈ
P.E.C.H سوسائٹی میں قیام
کریں گے۔ ضرورتمند مریض اور مشورہ چاہنے
والے
۸ بجے صبح تا ۱۱ بجے قبل دوپہر تک
تشریف لا سکتے ہیں۔
ع ۱۹۰
(منیجر مشہور دواخانہ گوجرانوالہ)

جائیداد
کی
خرید و فروخت
کیلئے
با اعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز
اینڈ
پراپرٹی ڈیلرز
فون نمبر ۵۲۱
فون گھر نمبر ۴۳۱
ریلوے روڈ
بالمقابل
ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار ربوہ
کو
یاد رکھیں